

34744 - عمرہ میں دعاؤں کی جگہیں اور دعاؤں کے الفاظ

سوال

میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ جا رہی ہوں اور مجھے دعاؤں کا علم نہیں کیا آپ میرا تعاون کرسکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عمرہ کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں اور انکار صحیح احادیث میں وارد ہیں ، مسلمان کے لیے ان سے استفادہ کرنا اور انہیں یاد کر کے انہیں سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ممکن ہے ان میں سے چند ایک دعائیں ذیل میں دی جاتی ہیں :

۱ - میقات پر احرام باندھتے وقت :

مسلمان شخص کے لیے عمرہ اور حج کا احرام باندھنے سے قبل اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا مسنون ہے

-

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے مدینہ شریف میں ظہر کی چار رکعات نماز ادا فرمائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی اور پھر وہیں پر رات بسر کی پھر صبح سوار ہوئے اور جب چٹیل میدان میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی ان دونوں کا تلبیہ کہا - صحیح بخاری حدیث نمبر (1476) -

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہ حکم (احرام سے قبل تسبیح کرنا اور اس کے ساتھ مذکور اعمال مباح ہیں) ثابت ہونے کے باوجود بہت ہی کم ذکر ہوتا ہے -

دیکھیں : فتح الباری (3 / 412) -

ب - مکہ جاتے ہوئے میقات سے لیکر کعبہ جانے تک :

کثرت سے تلبیہ کہنا مسنون ہے اور مردوں کے لیے بلند آواز سے کہنا مسنون ہے لیکن عورتیں اپنی آواز بلند نہیں کریں گی تا کہ اجنبی مرداس کی آواز نہ سن سکیں ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذوالحلیفہ کے قریب کھڑی اپنی سواری پرسوار ہوئے تونیت کرتے ہوئے تلبیہ کہا :

(لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك) اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقیناً تعریف اور نعمت تیرے لیے ہی ہے ، اور ملک بھی تیرے لیے ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5571) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184)

ج - دوران طواف :

پرچکر میں جب بھی حجر اسود کے برابر پہنچے تو اللہ اکبر کہے :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا توجب بھی رکن (حجر اسود) کے پاس آئے آپ کے پاس جو چیز تھی اس کے ساتھ حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور اللہ اکبر کہا ۔

اور طواف کرنے والا حجر اسود اور رکن یمانی کے مابین مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں رکنوں کے مابین یہ کہتے ہوئے سنا :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقتنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے ۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (1892) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

د - صفا پہاڑی پر چڑھنے سے قبل :

جاہر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں --- پھر نبی کریم صلی اللہ وسلم دروازے سے صفا کی جانب نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

إن الصفا والمروة من شعائر الله يقينا صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

اور فرمایا : میں وہیں سے ابتداء کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے ، لہذا صفا سے شروع کیا اور صفا پہاڑی پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور تین بار یہ دعا پڑھی :

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے ، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا ۔

آپ نے اسی طرح تین بار کیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

۵ - مروہ پہاڑی پر چڑھتے وقت :

مروہ پر بھی وہی کام کیا جائے گا جو صفا پر کیا گیا لیکن آیت نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دعا وہی پڑھی جائے ۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروہ کی طرف اترے حتیٰ کہ جب وادی کے درمیان پہنچے تو دوڑ لگائی اور جب آپ کے پاؤں اوپر اٹھ گئے تو عام حالت میں چلنے لگے اور مروہ پر آکر وہی کام کیا جو صفا پر کیا تھا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

زمزم کا پانی پیتے وقت پانی پینے والا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جو چاہے دعا مانگ سکتا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

زمزم کا پانی اسی لیے ہے جس لیے پیا جائے ۔

دیکھیں : سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3062) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابن ماجہ (5502) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اسی طرح طواف اور سعی میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مشروع ہے اور اس میں دعا بھی شامل ہوتی ہے ، لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے جو دعا بھی اس کے دل میں ڈالی جائے وہ مانگے ، اور اپنے طواف اور سعی میں اس کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

اور آج کل جو لوگ طواف اور سعی کے ہر چکر میں علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھتے ہیں شریعت میں اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

طواف کرنے والے کے لیے طواف میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مشروع دعاء کرنا مستحب ہے ، اور اگر آہستہ آواز میں قرآن مجید کی تلاوت بھی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، اور طواف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ذکر کی تعیین نہیں ملتی نہ تو آپ کے حکم سے نہ ہی تعلیم اور قول کے ذریعہ اس کی تعیین ہوتی ہے ، بلکہ طواف میں ساری شرعی دعائیں مانگی جاسکتی ہیں ۔

اور پر نالے وغیرہ کے نیچے کچھ لوگ جو خاص دعائیں کرتے ہیں اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکنوں کے مابین (ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں خیر و بہلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما ، پڑھ کر طواف کا چکر ختم کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ساری دعا بھی اس کے ساتھ ختم کرتے تھے ، اور علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ اس میں کوئی بھی دعا واجب نہیں ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (26 / 122 - 123) ۔

واللہ اعلم .